© rasailojaraid.com



# تلخیص و ترجمہ

## ٹرکی ۱۹۴۰ء سے

(۳)

(سلسلہ کے لئے دیکھئے برہان مارچ ۱۹۴۳ء)

**اندرونی واقعات** ٹرکی کی غیر جانبداری سے ان مسائل میں کوئی تخفیف پیدا نہیں ہوئی جو جنگ کے زمانہ میں ایک ملک کے اندر پیش آتے ہیں۔ اس زمانہ میں اس کے فوجی اخراجات بڑھ گئے۔ تجارتی جہاز اس کے ڈوب گئے اور ملک میں اشیار کی قلت ہوگئی، خصوصاً کھانے پینے کی چیزوں کی بہت کمی واقع ہوگئی۔ اخراجاتِ زندگی ۱۹۳۹ء سے ۶۰ فیصدی زیادہ ہوگئے۔ یہ اس وقت سب سے بڑی داخلی حیثیت ہے۔ سیاسی اسباب کی وجہ سے ٹرکی اشیار کی برآمد کے لئے میدانِ عمل بہت وسیع ہے مگر وہ نقل و حمل کی دقتوں کی وجہ سے کچھ زیادہ فائدہ نہیں اٹھا سکتا ہے انھیں دشواریوں کی وجہ سے وہ درآمد اور برآمد میں بھی توازن قائم نہیں رکھ سکا، اور ۱۹۳۱ء میں اشیار درآمد کی قیمت اشیار برآمد سے ۴،۸۹۰،۱۸ پونڈ بڑھ گئی اور ۱۹۴۱ء کی پہلی سہ ماہی میں اس کے برعکس اشیائے برآمد کی قیمت اشیائے درآمد سے ۲۷،۲۷۹،۰۰۰ پونڈ زیادہ ہوگئی تھی۔ سراج اوغلو کی وزارت عظمیٰ سے قبل حکومت کی طرف سے طرح طرح کی رکاوٹوں کی وجہ سے معاشی میدانِ عمل اور بھی تنگ تھا۔ جنوری ۱۹۴۰ء میں حکومت نے کانوں اور صنعت و حرفت کے کارخانوں کو اپنے تصرف میں لے لیا اور درآمد برآمد پر کنٹرول قائم کردیا۔ نومبر ۱۹۴۰ء میں ارغلی کی کوئلے کی کانوں کو قومی سرمایہ قرار دیا گیا اور زنگولڈاک اور اسمرہ کے تمام کوئلے کے ذخیروں کو حکومت نے اپنے تصرف میں لے لیا۔ فروری ۱۹۴۱ء میں حکومت کی طرف سے ایک تجارتی محکمہ اشیار کی خرید اور انھیں باقاعدہ مقررہ قیمتوں پر فروخت کرنے کی غرض سے ۱۰،۰۰۰،۰۰۰ پونڈ کے سرمایہ سے قائم کیا گیا۔ یہ محکمہ حد سے زیادہ نفع خوروں کے خلاف تادیبی کارروائیاں بھی کرتا تھا



© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



اسی مہینہ میں حکومت نے تمام اس غلے کو جو کاشتکاروں کی ضروریات سے زائد تھا اپنے قبضہ میں لے لیا اور اس کا ناگہانی حالات کے لئے ذخیرہ کر دیا۔ جون ۱۹۴۱ء میں حکومت کے اشارہ سے محکمۂ زراعت نے ملک کی تمام پیداوار اپنی نگرانی میں لے لی۔ مئی ۱۹۴۲ء میں فصل کٹنے سے پہلے حکومت نے پیداوار پر قبضہ جما لیا۔ ۱۶ جولائی ۱۹۴۲ء میں جب سراج اوغلو وزیر اعظم ہوئے تو اس پالیسی میں کچھ تبدیلی[1] ہوئی، آپ نے اعلان کیا کہ آئندہ سے حکومت صرف ۵۰ فیصدی پیداوار بڑے کاشتکاروں سے ۲۵ فیصدی متوسط کاشتکاروں سے اور ۲۵ فیصدی تیسرے درجہ کے کاشتکاروں سے خرید کرے گی اور اس کی طرف سے ۵۰ فیصدی قیمتیں زیادہ دی جائیں گی، باقی پیداوار کے لئے کاشتکاروں کو اختیار دیا گیا کہ وہ جس بھاؤ چاہیں فروخت کریں۔

فوجی اخراجات کی زیادتی کی وجہ سے اس وقت ترکی میں گندم کا سوال بہت ٹیڑھا ہے جنوری ۱۹۴۲ء میں مزدوروں کے لئے ۱½ پونڈ یومیہ روٹی کی تحدید کر دی گئی۔ مئی ۱۹۴۲ء میں حکومت کو اس کی نصف مقدار کرنا پڑی حالانکہ اسی مہینے میں ۰۰۰،۰۰ ٹن گندم اور آٹے کی درآمد ہوئی تھی۔ مارچ ۱۹۴۲ء میں حکومت کی طرف سے حکم دیا گیا کہ گندم کے آٹے میں ۲۰ فیصدی کمیٹی کا آٹا ملا کر روٹی تیار کی جائے۔ جون ۱۹۴۲ء میں اشیاء خوردنی کی قلت کی وجہ سے ملک کے اندر ایک ہنگامی شکل رونما ہوئی یہ ۲۰ سال کے عرصہ میں پہلا اتفاق تھا۔

۱۹۴۰ء سے حکومت کی طرف سے شہریوں پر بہت سی پابندیاں عائد کی گئیں۔ مارچ ۱۹۴۰ء میں کارخانوں اور کانوں میں روزانہ کام کا وقت نو گھنٹے کی جگہ بارہ گھنٹے کر دیا گیا۔ اس سے بچے اور عورتیں بھی مستثنیٰ نہ تھیں۔ ہفتہ میں ایک روز آرام کا ملتا تھا مگر یہ ضروری نہ تھا کہ وہ اتوار ہی کا دن ہو۔ دسمبر ۱۹۴۱ء سے حکومت نے ناجائز نفع خوروں اور ذخیرہ کرنے والوں کے خلاف سخت تادیبی کارروائیاں شروع کیں۔ مارچ ۱۹۴۲ء میں بیئر کی کشید اور بیش قیمت شرابیں اور سگریٹ فروخت کرنے کی ممانعت کر دی گئی چائے اور کافی کی فروخت اس وقت تک ممنوع قرار دی گئی جب تک حکومت ملک کے اسٹاک کا پوری طرح سے جائزہ نہ لے لے۔ جنوری ۱۹۴۲ء میں تمام سرکاری افسروں کو حکم دیا گیا کہ

---

[1] موجودہ وزیر اعظم موسیو سراج اوغلو معاشیات کے بہت بڑے ماہر مانے جاتے ہیں آپ کی معاشی پالیسی مرحوم وزیر اعظم ڈاکٹر سیدام سے کچھ مختلف ہے اس کی ایک دلیل یہ ہے کہ آپ نے ڈاکٹر سیدام کی کابینہ کے صرف زراعت اور کامرس کے وزراء کو اپنی کابینہ میں نہیں لیا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



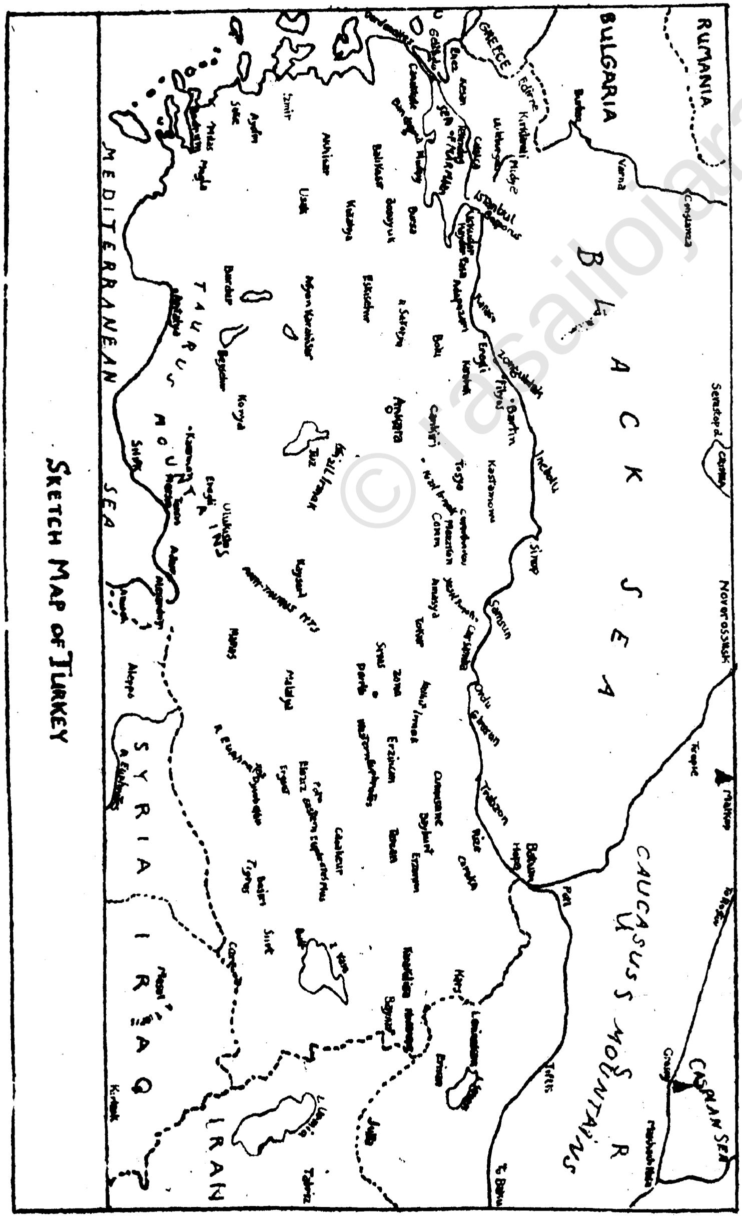


SKETCH MAP OF TURKEY



© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



وہ اپنے ذاتی سامان اور اشیا کی تفصیل سے حکومت کو اطلاع دیں۔ جون ۱۹۴۲ء میں ایک سرکاری کمیشن نے جنگ کے زمانہ میں زائد منافع پر ٹیکس (Excess Profits Tax) تجویز کیا۔ اس کا وقت یکم جنوری ۱۹۴۰ء سے شمار کیا گیا۔ یہ ٹیکس ۱۰۰۰ پونڈ سے زائد منافع سے شروع ہوتا تھا لیکن اگر اصل سرمایہ پر ۱۵ فیصدی سے زیادہ نفع ہو تو منافع کی آمدنی کی کوئی تحدید نہ تھی۔ اس ٹیکس کا غیر منقولہ جائداد پر بھی اطلاق ہوتا تھا۔ مارچ ۱۹۴۲ء میں حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ مشترکہ سرمایہ سے قائم ہونے والی کمپنیوں میں مجموعی سرمایہ سے ½ حصے سے زیادہ غیر ملکی سرمایہ نہیں لگایا جا سکتا ہے۔ فروری ۱۹۴۲ء میں حکومت نے ممالکِ غیر سے تجارتی کاروبار کرنے والوں کو حکم دیا کہ وہ تاجروں کی یونین سے وابستہ ہو جائیں اور خریداروں سے انھیں براہِ راست معاملہ کرنے کی ممانعت کر دی۔ جولائی ۱۹۴۲ء میں حکومت کی طرف سے تمام اشیا برآمد پر کنٹرول قائم کیا گیا۔ اس کے لئے محکمہ تجارت سے اجازت نامہ حاصل کرنا ضروری تھا۔

جون ۱۹۴۲ء میں دو دو سو گھروں کے افراد کی انجمنیں ملک کے اندر قائم کی گئیں۔ ہر انجمن میں پانچ آدمیوں کی ایک کمیٹی مقرر تھی جو حکومت کے قوانین اور انتظامی کارروائیوں کی اطلاع دیتی تھی اور تقسیمِ اشیا میں افراد کی مدد کرتی تھی جولائی ۱۹۴۲ء کے بعد یہ انجمنیں معطل ہو گئیں، جب سراج اوغلو کی حکومت نے یہ کام مقامی میونسپلٹیوں کے سپرد کر دیا اور اشیائے خوردنی سے پابندیاں اٹھا لیں، اب سراج اوغلو کی حکومت روئی اور اون کے علاوہ تمام اشیا سے کنٹرول اٹھا لینے پر غور کر رہی ہے

**وسائل آمدنی** بد قسمتی سے ٹرکی کے پاس ضروری سامان اور مشینری آلات کی کمی ہے اس لئے وہ اپنے ملک کی معدنی دولت سے پوری طرح فائدہ نہیں اٹھا سکتا ہے۔ مئی ۱۹۴۲ء میں جب سرط، اور اسی سال راون ڈاک میں بصری کے قریب تیل کے چشمے ظاہر ہوئے تو برموں مدبانے والی مشینوں اور دوسرے مشینری آلات کی بہت بڑی دقت محسوس ہوئی۔ ٹرکی میں اس وقت ۱۵۰۰۰ ٹن تیل کا سالانہ خرچ ہے۔ مستقبل میں یہ امید کی جاتی ہے کہ تیل کے نئے چشموں کی وجہ سے اپنی ملکی ضروریات کے لئے دوسروں کا دست نگر نہ رہیگا۔ لیکن ساز و سامان اور آلات کی کمی کو دیکھتے ہوئے یہ چیز محل نظر ہے۔ آخر ۱۹۴۰ء میں دریائے صقاریہ کی وادی میں لوہے کی کانیں ظاہر ہوئیں۔ اس وقت دھات صاف کرنیوالی مشینوں کی کمی کا مسئلہ درپیش تھا۔ ۱۹۴۰ء میں ارغنی اور کوارش کی کانوں سے ۸۰۵۱ ٹن تانبا نکلا تھا۔ عکی شہر کی کان سے ۸۰۰ ٹن سالانہ



© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com